© rasailojaraid.com

مرا خلیفہ ہے اس بزمِ کائنات میں تو
مرے اصول خلافت کو حکمراں کر دے

جو میں نے تجھ کو بنایا ہے بندۂ مومن
تو اپنی قوتِ ایماں کو تو عیاں کر دے

بصدقِ پیرویِ میرِ کاروانِ حجاز
چہار سمت رواں اپنا کارواں کر دے

بیاں کو اپنے بنا دے جہاں میں روحِ بیاں
زباں کو اپنی حقیقت کا ترجماں کر دے

اذاں کو اپنی بنا مظہر اذانِ بلالؓ
فغاں کو سینۂ صدیقؓ کی فغاں کر دے

بعدلِ و شوکتِ فاروقؓ و شانِ عثمانیؓ
جہاں میں آپ کو شایانِ عز و شاں کر دے

بزورِ بازوئے حیدرؓ اٹھا کے تیغِ جہاد
جہاں میں جوہر اسلام کو عیاں کر دے

بحسنِ صلحِ حسنؓ اختلاف و شر کو مٹا
فدائے حق بمثالِ حسینؓ جاں کر دے

فضائے دشت و جبل جس سے گونج اٹھتی تھی
بلند پھر وہی تکبیر وہ اذاں کر دے

نہ سست ہو رہِ الفت کی آزمائش سے
بجوش آپ کو شایاں امتحاں کر دے

نہ کر تو سینۂ ہمت کو وقف گنگ و جمن
سپرد اس کو بہ دریائے بیکراں کر دے

جہادِ صدق و بلاغِ مبینِ حق کے لیے
تو وقف خامہ و تیغ و دل و زباں کر دے

نہ اس جہاں نہ اس ارض و سما سے ہو بیزار
مٹا کے اس کا ہر آزار اسے جناں کر دے

تری زمیں مری تقدیس سے ہو پاکستاں
پھر اس کو جلوہ گہ بزمِ قدسیاں کر دے

جہانِ نو کی طلب ہے تو سعیِ بازو سے
اسی جہاں کو بدل کر نیا جہاں کر دے

عبورِ بحرِ حقیقت افق نہیں دشوار
دل و نظر کے سفینے کو تو رواں کر دے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ یادگار سپردِ دلِ جہاں کردے
جو اس حیاتِ دوروزہ کو جاوداں کردے

نہ دل کو صرفۂ تعمیرِ یک جہاں کردے
ہزار ایسی ہی آباد بستیاں کردے

مری تلاش اگر ہے تو آپ گم ہو جا
جو دیکھنا ہے مجھے خود کو بے نشاں کردے

نوازے گی مرے پائے ناز کی ٹھوکر
سرِ نیاز کو قربانِ آستاں کردے

ہمائے ہمتِ عالی کو دے کے تابِ عروج
حریفِ لذتِ پروازِ لامکاں کردے

مہ و ستارہ و پروین کو تو نشانہ بنا
اُٹھ اور چاک گریباں کہکشاں کردے

اِک آہِ گرم سے ہفت آسماں کو پھونک بھی ڈال
نظر سے دور حجاباتِ درمیاں کردے

زمیں بھی تیرے لیے آسماں بھی تیرے لیے
تو اپنا سکۂ حسنِ عمل رواں کردے

متاعِ دہر سے کچھ سود اگر اُٹھانا ہے
تو دل سے دور یہ اندیشۂ زیاں کردے

جو قوتیں مری جانب سے ہیں نہاں تجھ میں
بروئے کار انہیں لا کے تو عیاں کردے

نہ خوفِ صرصرِ صیاد و برق لا دل میں
نظر کو حرزِ گلستان و آشیاں کردے

جہاں میں نفس کی اغراض کا غلام نہ بن
یہ بند توڑ کے آزاد کل جہاں کردے

مآلِ نفس پرستی ہے شورشِ پیہم
اسے بہ ترکِ ہوس خوگر اماں کردے

زمیں کی پستی فطرت ہے رازِ فطرت کا
ثبات سے اُسے ہمسنگِ آسماں کردے

نہ صرف اصولِ سیاست پہ ہو تری تنظیم
بہر طریق مکمل یہ داستاں کردے

حریصِ دولت و جاہ و نمود و عیش نہ بن
رہینِ خدمتِ مخلوق مال و جاں کردے

بہ فیضِ عدل و مساوات و ربط و ہمدردی
تمام خلق کو ہمرنگ و ہمعناں کردے

سکونِ روح یہی ہے سرورِ دل بھی یہی
کہ سب کو اپنی محبت سے شادماں کردے

مرے اصول مقدس نہیں ترا دستور
تو اپنے آپ کو قرآں کا رازداں کردے

بہ اتباعِ شریعت نظامِ وحدت سے
جہاں کو یک دل و یک جان و یکزباں کردے

تو اپنی ذات میں کر میری خوبیاں پیدا
پھر اُن سے دور جہاں کی بُرائیاں کردے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرا خلیفہ ہے اس بزمِ کائنات میں تو — مرے اصول خلافت کو حکمراں کر دے
جو میں نے تجھ کو بنایا ہے بندۂ مومن — تو اپنی قوتِ ایماں کو تو عیاں کر دے
بصدقِ پیرویِ میرِ کاروانِ حجاز — چہار سمت رواں اپنا کارواں کر دے
بیاں کو اپنے بنا دے جہاں میں روحِ بیاں — زباں کو اپنی حقیقت کا ترجماں کر دے
اذاں کو اپنی بنا مظہرِ اذانِ بلالؓ — فغاں کو سینۂ صدیقؓ کی فغاں کر دے
بعدلِ و شوکتِ فاروقؓ و شانِ عثمانیؓ — جہاں میں آپ کو شایانِ عز و شاں کر دے
بزورِ بازوئے حیدرؓ اُٹھا کے تیغِ جہاد — جہاں میں جوہرِ اسلام کو عیاں کر دے
بحسنِ صلحِ حسنؓ اختلاف و شر کو مٹا — فدائے حق بمثالِ حسینؓ جاں کر دے
فضائے دشت و جبل جس سے گونج اُٹھتی تھی — بلند پھر وہی تکبیر وہ اذاں کر دے
نہ سست ہو رہِ الفت کی آزمائش سے — بجوش آپ کو شایاں امتحاں کر دے
نہ کر تو سینۂ ہمت کو وقفِ گنگ و جمن — سپرد اس کو بہ دریائے بیکراں کر دے
جہادِ صدق و بلاغِ مبینِ حق کے لیے — تو وقف خامہ و تیغ و دل و زباں کر دے
نہ اس جہاں نہ اس ارض و سما سے ہو بیزار — مٹا کے اس کا ہر آزار اسے جناں کر دے
تری زمیں مری تقدیس سے ہو پاکستاں — پھر اس کو جلوہ گہِ بزمِ قدسیاں کر دے
جہانِ نو کی طلب ہے تو سعیِ بازو سے — اسی جہاں کو بدل کر نیا جہاں کر دے

عبورِ بحرِ حقیقت اُفق نہیں دشوار
دل و نظر کے سفینے کو تو رواں کر دے

© rasailojaraid.com